بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254 — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ — فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۵ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۵ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار

لوکل انجمن، تحریک جدید، مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنات اماء اللہ کی تعزیتی قراردادیں

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر ربوہ کے مرکزی اداروں اور جماعت ہائے احمدیہ نے گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے لئے آپ کی جلیل القدر خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ اور آپ کو جماعت میں اپنے مخصوص امتیازی شرف کی وجہ سے جو بلند مقام حاصل ہے۔ اس پر پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ قبل ازیں صدر انجمن احمدیہ پاکستان مجلس انصار اللہ ربوہ اور مجلس انصار اللہ کراچی کی تعزیتی قراردادیں شائع کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں تحریک جدید مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنات اماء اللہ کی قراردادیں شائع کی جا رہی ہیں۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد (صفحہ ۔۔) ملاحظہ فرمائیں:

تحریک جدید ربوہ

نقل قرارداد ہنگامی اجلاس مجلس کارکنان تحریک جدید منعقدہ ۲ ؍ ۸ ؍ ۵۸ء

"ہم ممبران مجلس کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدہ مرحومہ کے اقرباء کے ساتھ دلی ہمدردی کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

سیدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق ان خواتین مبارکہ میں سے تھیں۔ جن کی ذات ستودہ صفات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے متعدد نشانات پورے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی جلیل القدر خدمات انجام دینے کی آپ کو توفیق عطا فرمائی۔ آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا واقع ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اپنے فضل وکرم سے پورا فرمائے۔ اور ہم سب کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین

(قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ ذیل کی قرارداد تعزیت بالاتفاق پاس ہوئی۔

"مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر اپنے قلبی رنج کا اظہار کرتی ہے۔ سیدہ محترمہ کو سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ اپنی خصوصیات کی وجہ سے تمام جماعت کے لئے عموماً اور جماعت کی خواتین کے لئے خصوصاً فی الواقعہ "امی جان" کی حیثیت رکھتی تھیں۔ اس لئے آپ کی اندوہناک وفات پر سب افراد جماعت کا غمگین ہونا طبعی امر ہے۔

سیدہ موصوفہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی فخر حاصل تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بہو اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم اول تھیں۔ اور آپ ہمارے واجب الاحترام نائب صدر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کی اور ان کے برادران و خواہران کی والدہ ماجدہ ہیں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور ان کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کی بیش بہا دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے مجروح دل کے لئے خود سامان راحت و تسلی عطا فرمائے۔ اور احباب جماعت کے دلوں کو بھی سکینت بخشے۔ آمین ثم آمین"

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳ ؍ ۸ ؍ ۵۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی:

"مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ خاص اجلاس امی جان حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

شکریہ احباب و درخواست دعا

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

امی جان حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر احباب جماعت نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اور محبت و عقیدت کے پُرخلوص جذبات ظاہر کرتے ہوئے آپکی وفات کو ایک جماعتی اور قومی نقصان قرار دیا ہے۔ بیرونی ممالک اور خود پاکستان کی جماعتوں اور احباب کی طرف سے تعزیت کی تاریں اور خطوط بکثرت موصول ہو رہے ہیں

احباب جماعت کا یہ اخلاص حد درجہ قابل قدر ہے۔ خطوط کے ذریعہ فرداً فرداً سب احباب کا شکریہ ادا کرنے کی انشاء اللہ تعالیٰ جلد تک کوشش کی جائے گی سردست میں اس اعلان کے ذریعہ اپنی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ان تمام جماعتوں اور احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے حضرت امی جان ؓ کی وفات پر ہمارے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب ہم سب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ہر گھڑی ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور سلسلے کی خدمات بجا لانے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین اللھم آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ اگست

ووکنگ مسجد

ووکنگ مسجد لنڈن کی عید کے متعلق "مارننگ نیوز" کی روئداد کی بناء پر مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ڈھاکہ کا ایک مراسلہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس مراسلہ کو شائع کرنے سے ہماری غرض صرف یہ تھی۔ کہ ووکنگ مسجد کے منتظمین آئندہ عیدین پر ایسے غیر اسلامی مظاہروں سے پرہیز کریں جن سے بجائے اسلام کی اشاعت کے اس کی بدنامی ہوتی ہے لیکن افسوس ہے معاصر پیغام صلح کو ہمارا یہ مشورہ پسند نہیں آیا۔ اور اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۸ء میں ایک طویل اداریہ جس کو ناراضی نامہ کہنا چاہیئے لکھ مارا ہے

یہ ناراضی نامہ جواب برائے جواب کی ایک بدترین مثال پیش کرتا ہے۔ یعنی جواب تو کوئی نہیں مگر بات کو گول مول کر دیا جائے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مراسلہ نگار کا اعتراض تو یہ ہے کہ

"مسجد کے احاطے کے اندر...
لاؤڈ سپیکر پر بڑی بلند آواز سے
اردو اور انگریزی فلموں کے
ریکارڈ بج رہے تھے ...."

دوسرے لفظوں میں اعتراض یہ تھا کہ

(۱) اردو اور انگریزی فلموں کے ریکارڈ بج رہے تھے۔

(۲) فلمی ریکارڈ مسجد کے احاطہ کے اندر بج رہے تھے۔

"پیغام صلح" اس کا جو جواب باصواب فرماتے ہیں اور جس میں الفضل کو بھی ساتھ ساتھ کوستے چلے جاتے ہیں حسب ذیل ہے:۔

"یہ کہ مسجد کے احاطہ میں اردو انگریزی ریکارڈ بج رہے تھے جس سے یہ ایک میلہ معلوم ہوتا تھا۔ ہم حیران ہیں کہ "الفضل" کو اس پر کیا کہنا ہے جس کے مراسلہ نگار نے "مارننگ نیوز" کی رائے بڑے طمطراق سے نقل کی ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ عید محض نماز اور خطبہ ہی کا نام نہیں بلکہ یہ ایک خوشی کا دن ہوتا ہے جس میں میلے بھی لگتے ہیں اور خوشی اور مسرت کے دوسرے جائز سامان بھی بہم پہونچائے جاتے ہیں۔ شریعت اسلامی اس سے مانع نہیں۔ بلکہ احادیث اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کا مؤید ہے۔ بخاری کتاب العیدین کی حسب ذیل روایت مدیر الفضل کو معلوم نہیں تو اپنے علماء سے اس کی تصدیق کرا لے۔ اور پھر بتلائے کہ ووکنگ میں عید کا میلہ جائز ہے یا نہیں۔ اور ووکنگ اسلامی روایات کو زندہ کرنے والی ہے یا اس کی بدنامی کا موجب؟ اختصار کے لئے ہم صرف ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اصل روایت بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید ملاحظہ کر لیجئے۔

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کا گیت گا رہی تھیں۔ تو آپ بچھونے پر لیٹ گئے۔ اور اپنا مونہہ پھیر لیا اور حضرت ابوبکر تشریف لائے۔ تو مجھے جھڑکا۔ اور کہا نبی صلعم کے پاس شیطان کا راگ؟ تو نبی صلعم نے ان کی طرف منہ پھیر کر کہا انہیں چھوڑ دو۔ تو جب آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ میں نے انہیں اشارہ کیا۔ تو وہ دونوں نکل گئیں۔ اور عید کا دن تھا حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا آپ نے فرمایا کیا دیکھنا چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں تو مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے بنی ارفدہ کھیلو یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو فرمایا بس میں نے کہا ہاں فرمایا تو جاؤ۔"

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہے کہ عید کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہ رض کے پاس دف بجا کر گانے گائے جاتے تھے ایسے گانے جنہیں حضرت ابوبکر نے مزمارۃ الشیطان "شیطان کا راگ" قرار دیا۔ لیکن نبی کریم صلعم نے یہ کہہ کر کہ یہ عید کے دن ہیں انہیں گانے دو ایسے گانے جائز قرار دیئے اور مسجد نبوی کے اندر حبشیوں کی کھیلوں کو خود بھی دیکھا اور حضرت عائشہ رض کو بھی دکھایا۔

اب فرمائیں جناب مدیر الفضل اور ان کے مراسلہ نگار محمد اجمل شاہد کہ مسجد ووکنگ کے احاطہ میں عید کے دن راگ رنگ ہونا یا مٹھائیاں وغیرہ بکنا اسلامی روایات کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے ہوتے ہوئے مسجد ووکنگ اسلامی روایات کو زندہ کرنے والی ہے یا اسلام کی بدنامی کا موجب؟"

(پیغام صلح لاہور ۲۰ جولائی)

پیغام صلح نے جو ایک دوسری حدیث نقل کی ہے وہ دراصل مذکورہ بالا حدیث کی ہی دوسری صورت ہے۔ دونوں میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے طوالت کے خوف سے اس کو نقل نہیں کیا۔

اب قارئین کرام اصل اعتراض پڑھیں اور اس حدیث پر غور کریں۔ حدیث میں گھر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے مسجد کا نہیں۔ پھر جو گیت لڑکیاں گا رہی تھیں وہ جنگ بعاث کے متعلق تھے فلمی یا عشقیہ گیت نہیں تھے۔

افسوس ہے کہ پیغام صلح ایسی حدیث پیش کر کے جو بوجوہات بالا اس موقعہ پر قطعاً چسپاں نہیں ہو سکتی۔ فلمی گانوں کا جو احمدی اپنے گھروں میں بھی کسی طرح روا نہیں قرار دے سکتے۔ عید کے روز مسجد میں جہاں جوان مرد عورتیں لڑکیاں اور بچے موجود ہوتے ہیں جواز ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ افسوس صد افسوس

کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں

برادرم گانے کھیل کود خرید و فروخت پر اعتراض نہیں بلکہ مسجد میں فلمی گانوں پر اعتراض ہے۔ خواہ یہ عید کا دن ہی کیوں نہ ہو فلمی گانے گانا اور سننا اور پھر مسجد کے احاطہ میں سخت غیر اسلامی حرکات ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں۔ اور ان کے جواز کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث پاک پیش کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے۔

لفظ "ختم" کی نئی تحقیق

تسنیم اپنی اشاعت ۳۰ جولائی ۵۸ء میں قمطراز ہے کہ

"عراق کی انقلابی حکومت کے وزیر اعظم بریگیڈیر عبدالکریم قاسم کا بیان ہے کہ ہم نے ابھی میثاق بغداد سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ نہیں کیا۔ مگر تینوں مسلمان ملکوں کے نمائندوں کا خیال ہے کہ میثاق بغداد عراق کے بغیر زیادہ مضبوط اور طاقتور ہو گا۔

اگر طاقت اور مضبوطی کا یہ فارمولا صحیح ہے۔ تو میثاق بغداد کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے ایران اور ترکی اور پاکستان کو بھی اس میں سے نکل آنا چاہیئے۔ تاکہ باقی صرف برطانیہ رہ جائے۔ اور میثاق بغداد طاقت اور مضبوطی کے کمال کو پہنچ جائے۔ یوں بھی چودھری ظفر اللہ خان کی تحقیق کی اصطلاح میں ختم کے معنے کمال اور فضیلت کے ہیں۔ اور منطق میں قادیانی اور فیروز خان نون ایک ہی ذہنی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔"

(تسنیم ۳۰ جولائی ۵۸ء)

تسنیم کے مدیر شہیر ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز کی علمی قابلیت اور عربی دانی کے تو قارئین الفضل قائل شروع سے ہی ہیں۔ چنانچہ سب کو معلوم ہے کہ آپ کی تحقیق میں کیزاں فارسی لفظ "کوزہ" کی جمع ہے۔ اور اس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور قصیدہ میں دیکھ کر آپ کو تتلی بھی ہو جایا کرتی ہے اب مندرجہ بالا رشحہ قلم میں آپ نے ایک اور علمی ریکارڈ توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ عربی لغت دانی میں آپ کو اتنا کمال اور فضیلت حاصل ہے۔ کہ گویا عربی لغت دانی آپ پر "ختم" ہے۔ مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر نہ صرف یہ کہنا پڑتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ "منطق" بھی آپ پر ہی ختم ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ احمدیوں کے برخلاف ملک فیروز خان نون اور ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز ہم عقیدہ ہیں۔ اور ختم کے معنے ہمیشہ پنجابی ختم کے ہی کرتے ہیں۔ یعنے گھر میں آٹا ختم ہو گیا ہے۔ دال ترکاری ختم ہو گئی ہے۔ اور جیسا ان کے بڑے بوڑھے محلہ کے مولوی صاحب سے ختم دلایا کرتے تھے۔ تو ملک صاحب یہی سمجھا کرتے تھے۔ کہ بس اب قاتمہ ہے

پھر خدا جانے ملک صاحب حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کے مندرجہ ذیل اشعار کے کیا معنے فرمائیں گے:۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

چندوں کے متعلق مقامی عہدہ داروں کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

(از مکرم میاں محمد عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

(قسط نمبر ۲)

ہر ممکن قربانی کرنے کیلئے تیار رہنے والوں کو کیا کرنا چاہیئے

"باقی رہا یہ کہنا کہ لوگ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ایک طرف خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ تو ہم انہیں کہیں گے۔ ہم تمہارے ممنون ہیں کہ کچھ دُور تک تم نے ہمارا ساتھ دیا اور ہمارے ساتھ چلے اب اگر تم آگے نہیں جا سکتے تو تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ۔ اس طرح اگر خدانخواستہ ساری جماعت میں سے ایک ہی شخص ایسا رہ جاتا ہے جو اس مقصد کا جھنڈا کھڑا رکھے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے تو اسی کے ہاتھ پر اسلام کی فتوحات ہوں گی اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا نور دنیا میں پھیلے گا۔ اور اگر مجموعی فتوحات ہوں گی تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے ہی لوگوں کے نام پر لکھی جائیں گی جو آخری سانس تک اسلام کے لئے صرف کر دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ اس وقت کوئی کیا کرتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھے گا کہ اپنے دل میں ہر ممکن قربانی کرنے کیلئے کون تیار ہے۔ ایسے آدمیوں کو ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ جو خدا کی راہ میں ان کے ساتھ نہیں چلنا چاہتے۔ مگر یہ اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب خدا تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کا سوال ہو۔ ورنہ ہمارا فرض ہے کہ دوسروں کا بھی خیال رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو ان کو ساتھ ملائیں۔ پس اس میں شک نہیں کہ کمزوروں کا بھی بوجھ اٹھا کر چلنا ہمارا کام ہے۔ لیکن انتہائی صورت میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا سوال ہو تو ہمارا فرض ہے کہ جو ساتھ نہیں دینا چاہتے ان کو چھوڑ دیں اور خود آگے چلیں۔"

۱۵- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا ارشاد بالکل واضح ہے۔ اس کی موجودگی میں نظارت بیت المال یہ جرأت نہیں کر سکتی کہ کسی نادہند کا بجٹ مقامی جماعت کے بجٹ سے حذف کر دے اور نہ اس بات کی توقع ہو سکتی ہے کہ کوئی مقامی عہدہ دار اس ارشاد کو پڑھنے کے بعد نظارت بیت المال سے یہ امید رکھے گا کہ ایک شخص جو احمدی کہلاتا ہے اس کا نام بجٹ سے کاٹ دیا جائے اور مقامی جماعت کو اس سے چندہ وصول کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔ جب تک وہ جماعت مرکز میں رپورٹ کر کے ایسے شخص کو جماعت سے خارج نہیں کروا لیتی لیکن چونکہ انسان فطرتاً آسانی پسند ہے اسلئے بعض عہدہ دار پھر بھی اصرار کرتے ہیں کہ جو نہی کسی شخص کے متعلق کوئی جماعت نظارت بیت المال کو اطلاع کر دے کہ وہ اس شخص سے چندہ وصول نہیں کر سکتی اسی وقت اس شخص کا نام اس جماعت کے بجٹ سے کاٹ دیا جائے اور اس کا تمام بقایا حذف کر دیا جائے یہ درست نہیں۔

کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ایسے معاملات نظارت بیت المال کے ذریعہ نہیں بلکہ نظارت امور عامہ کے ذریعہ حضور کی خدمت میں پیش ہوں۔ پس جب تک کوئی جماعت نظارت امور عامہ میں رپورٹ بھجوا کر یہ فیصلہ نہ کر لے کہ فلاں شخص اب جماعت میں شامل نہیں رہا۔ اس وقت تک نظارت بیت المال اس شخص کا بجٹ اس جماعت کے بجٹ سے حذف نہیں کر سکے گی۔ ایسا فیصلہ حاصل کرنے سے پہلے کسی شخص کا نام بجٹ سے کاٹ دینا حضور کے اس ارشاد کے خلاف ہوگا جو اُوپر درج کیا جا چکا ہے کہ "طاقت کے معنی خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا جائے ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور ہم سے چندہ وصول نہیں ہو سکتا" اس لئے جب تک کسی جماعت کے اس دعویٰ کو کہ وہ کسی خاص شخص سے چندہ وصول نہیں کر سکتی مرکز یعنی نظارت امور عامہ قبول نہ کر لے اس وقت تک نظارت بیت المال اس شخص کے چندہ کا مطالبہ مقامی جماعت سے جاری رکھیگی۔ پس وہ جماعتیں جو عملاً نادہندوں کے بجٹ تشخیص کرنے سے انکار کر کے اس معاملہ میں نظارت بیت المال سے تعاون نہیں کرتیں وہ یاد رکھیں کہ ان کا یہ فعل ان کے اپنے نفسوں کے نزدیک کتنا ہی جائز اور درست کیوں نہ ہو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے خلاف ہے۔ چونکہ نظارت بیت المال از خود کسی نادہند کی آمد کا اندازہ لگا کر مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں اضافہ نہیں کر سکتی اسلئے ضروری ہے کہ مقامی عہدہ دار ایسے اشخاص کی آمدنیوں کا اندازہ اپنے بجٹوں میں درج کیا کریں۔ اور اس طرح خود اپنے خلاف نظارت بیت المال کے مطالبوں کے بڑھانے میں امداد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

۱۶- جیسا کہ خاکسار نے اسی مضمون کے فقرہ نمبر ۹ میں گزارش کی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کے افراد کے لئے صرف اطاعت کرنا کافی نہیں بلکہ اس اطاعت کے ساتھ ایک جوش اور ایک والہیت کا پایا جانا ضروری ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو رسمی اور لفظی اطاعت کا ہی پابند سمجھتا ہو اس کے لئے متعلقہ احکام سے پہلو تہی کرنے کے بہانے ڈھونڈنا آسان ہے لیکن وہ اپنے نفس کے سوا کسی اور کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جو شخص اپنے دل سے ان احکام کی پیروی کرنا چاہے اسے کسی بیرونی تحریک یا وضاحت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا شوق ہی اس کے لئے بہترین رہنما ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات پر غور کیا ہے۔ اس میں نادہندوں کو جماعت سے خارج کرنے پر اتنا زور نہیں دیا گیا جتنا اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جماعت کے مخلصین اپنے کمزور ساتھیوں کو سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ ملانے پر آمادہ کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ کسی شخص کو جماعت سے خارج کرنے کے لئے یہ ثابت کرنے کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اس بات کے ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ جماعت کے مخلص اور ذمہ دار احباب نے اسے سمجھانے کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا ہے یا نہیں۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھنے کے بغیر حضور کے ان ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نکتہ بہت ہی اہم ہے نہ صرف نادہندوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ جماعتی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیکیوں کے دو حصے

"انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہے۔ جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور تکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ ایک حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔"

(ملفوظات ص ۱۳)

جدوجہد کے ہر شعبہ کے متعلق یہ ہدایات مشعلِ راہ ہیں۔ میری رائے میں تو ان پر جماعت کی زندگی اور موت کا انحصار ہے پس اگر نظارت بیت المال کسی مقامی عہدہ دار کے کہنے پر کسی شخص کو خواہ وہ سچ مچ نادہند ہو مقامی جماعت کے بجٹ سے خارج کرنے سے انکار کر دے۔ تو اسے معذور سمجھا جائے یہ نظارت صرف اس وقت اس شخص کو بجٹ سے خارج کریگی جب وہ مقامی جماعت نظارت امور عامہ کی وساطت سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ یقین دلا دے کہ اس جماعت نے اس شخص کی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کر لی ہے اور نظارت امور عامہ اس شخص کے اخراج از جماعت کا اعلان کر دے۔ صرف اور صرف ایسی صورت میں نظارت بیت المال اس شخص کا نام بجٹ سے خارج کرنے پر رضامند ہو سکے گی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص احمدی کہلانے کے باوجود عملاً جماعت سے کٹ چکا ہو اور اسے دوبارہ اپنے ساتھ ملانے کے لئے مقامی جماعت اس کی طرف سے درخواست آنے کے بغیر اس سے کم شرح پر چندہ قبول کرنا پسند کرے تو اس صورت میں جماعت کی تجویز کردہ چندہ کی رقم منظور کرنے پر نظارت بیت المال کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ بشرطیکہ مقامی جماعت اس شخص کے حالات لکھ کر نظارت ہذا سے علیحدہ منظوری حاصل کرے۔ لیکن یہ استثنائی صورت ہو گی۔ اسے قاعدہ نہ سمجھا جاوے

تخفیف شرح چندہ اور معافی سابقہ بقایاجات

۱۷۔ چندوں کے متعلق تیسری اہم ہدایت جس پر پوری طرح عمل نہ ہونے کی وجہ سے چندوں کی وصولی میں غیر معمولی ایزادی نہیں ہو سکی۔ یہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"جو شخص مقررہ شرح سے چندہ کم دے۔ اس کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے کہ وہ لکھائے کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں اس لئے میں کم دیتا ہوں۔ اور اس کے لئے اجازت دے۔ پس یہ حکم نہیں۔ کہ مقررہ شرح سے کوئی کم نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ہے کہ بلا اجازت کوئی کم نہیں دے سکتا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء)

بعد میں حضور نے اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ :

"اگر کسی پر طاقت سے زیادہ بار ہے۔ تو اس کا کیس مرکز میں پیش کیا جائے۔ اس پر ہم غور کریں گے۔ اسی طرح اگر کوئی جائز مشکل ہو۔ تو دور کی جا سکتی ہے اس بارے میں ہمیں فراخدلی سے کام لینا چاہیئے کہ جو صحیح مجبوری ہو۔ اسے پیش کر دیا جائے۔ اور پھر ضرورت دیکھ کر کمی کر دی جائے۔ اس میں احساسات کی قربانی کرنی پڑے گی۔ مگر سلسلہ کے نظام کے لئے اگر اپنے گھر کے حالات بتا دئے جائیں اور مجبوری پیش کر دی جائے۔ تو کیا حرج ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

یہ ہدایت جتنی اہم ہے اتنی ہی اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ بعض بڑی بڑی مخلص جماعتیں بھی اس پر عمل کرنے سے پہلو تہی کرتی ہیں اور سکرٹریان مال نہایت سادگی سے چندہ کی اس رقم کو جو کوئی شخص ماہوار یا سالانہ ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کرے۔ سولہ کے ہندسے سے ضرب دیکر اس کی ماہوار یا سالانہ آمدنی درج کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ آمدنی کتنی ہی مضحکہ خیز دکھائی دے۔ اصل آمد کا اندازہ لگانے کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی۔ خاص کر تاجروں پیشہ وروں اور زمینداروں کی آمد معلوم کرنے کی بہت کم کوشش کی جاتی ہے۔ الاماشاءاللہ۔ اس طرح ان احباب کی طرف سے شرح کم کرنے کی خاطر درخواستیں آنے کا سوال ہی اڑا دیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو خلیفہ وقت کا حکم ہے کہ اس کے حضور پیش کی جاوے۔ مقامی جماعت کا سکرٹری مال خود ہی اس کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ ایک شخص جس کی اصل آمدنی -/۸۰ روپے ماہوار ہو۔ لیکن وہ پانچ روپے ماہوار کی بجائے صرف آٹھ آنہ ماہوار چندہ دینا چاہے اور مقامی سکرٹری مال اس کی آمد -/۸ روپے ماہوار تسلیم کر کے اپنے بجٹ میں درج کرے۔ تو اس شخص کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنی مجبوریاں بیان کر کے مرکز سے اجازت لیتا پھرے۔ جہاں کسی شخص کی آمد اس طرح نہ چھپ سکے۔ وہاں کئی جماعتیں از خود چندہ عام کی شرح $\frac{1}{16}$ کی بجائے $\frac{1}{32}$ یا $\frac{1}{64}$ یا $\frac{1}{128}$ لکھ لیتی ہیں اور نظارت بیت المال سے اصرار کرتی ہیں کہ جو رقم کسی شخص سے وصول ہو سکتی ہے۔ اس کا اندراج بجٹ میں کر دیا گیا ہے۔ پھر ان سے درخواستیں لینے ان درخواستوں کو مجالس عاملہ میں پیش کرنے۔ اور مرکز سے ان کی منظوری حاصل کرنے کے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا یہ طرز عمل اسی سہل انگاری کا نتیجہ ہے۔ جس کا ذکر نادہندوں کے عنوان کے ماتحت کیا گیا تھا۔ بہت کم عہدہ دار اس امر کا احساس کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی تن آسانی اور اپنی خاطر ناواجب شاباش حاصل کرنے کے لئے جماعت کی ترقی میں روک بنے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح کا بجٹ بنانے کے بعد وہ اسے پورا کر لیں اور نظارت بیت المال سے شاباش بھی حاصل کر لیں۔ کیونکہ نظارت المال کو براہ راست کوئی ایسے ذرائع میسر نہیں ہیں۔ جن کی بناء پر ہر شخص کی صحیح آمدنی معلوم کی جا سکے اس بارہ میں نظارت ہذا کو مقامی عہدہ داروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ کوئی ایسی جماعت نظارت بیت المال اور خلیفہ وقت کی طرف سے خوشنودی کا پروانہ حاصل کر لے۔ لیکن کیا وہ جماعت اس طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کر سکے گی؟ جو عالم الغیوب ہے۔ اور دلوں کے بھید جانتا ہے۔ کاش کہ ایسے عہدہ دار دلیری سے کام لیتے اور ہر شخص کی آمد کی درست رقم بجٹوں میں درج کرنے یا صاف کہہ دیتے کہ ہم سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگوں کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتے۔ نہ ان کو سمجھانے کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح وہ اس گھن پر مزید پردہ ڈالنے کے مجرم تو نہ بنتے جو بعض جماعتوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہا ہے۔ کاش ان کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ سمجھ لیں کہ ایسی شاباش حاصل کرنے کے لئے جس کے وہ مستحق نہیں ہیں۔ وہ اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ اور اپنی جماعتوں کو قعرِ مذلت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ یہ وہ مرض ہے۔ جس کے علاج کی ضرورت ہے۔ اس مرض کا علاج کرنے کے بغیر ہم تیزی سے ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتے۔

۱۸۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"مالی صیغہ کے انچارج کا چونکہ یہ فرض ہوتا ہے کہ جو آمد بجٹ میں ظاہر کی جائے اسے پورا کرے اس لئے طبعاً بیت المال کے افسر کا رجحان آمد کا اندازہ کم دکھانے کی طرف ہو گا تاکہ آمد پوری نہ ہو تو اس پر الزام نہ آئے۔ حکومت کے افسر بھی اس نقص سے نہیں بچے ہوئے ہوتے۔ کیونکہ وہاں زور سے روپیہ وصول کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارا سیکرٹری مال جانتا ہے۔ کہ اسے پیسہ پیسہ منتیں کر کر کے وصول کرنا ہے۔ اس لئے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ تشخیص شدہ آمدنی سے کم کر کے دکھاؤں۔

خرچ کم کرنے پر زور

ادھر تو ناظر بیت المال کا یہ میلان ہوتا ہے کہ آمدنی کو کم کر کے دکھایا جائے تاکہ وصول کرنے میں آسانی رہے۔ اور یہ دکھایا جا سکے کہ جس قدر رقم وصول کرنے کا اندازہ تھا۔ وہ وصول کر لی گئی ہے ادھر دینے والے بھی ہر دفعہ بجٹ میں درج شدہ خرچ کے متعلق یہ بحث کرتے ہیں کہ اسے کم کیا جائے۔ تاکہ انہیں کم دینا پڑے۔ ان کی طرف سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آمدنی بڑھانے پر پورا زور صرف کیا جائے۔ نہ آمدنی بڑھانے کی تجاویز پر عمل کرنے کے لئے زور دیا جاتا ہے ہاں اگر زور دیا جاتا ہے تو اس بات پر کہ خرچ کم کرو۔ ناظر بیت کی کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ آمد کم دکھائے۔ اس عذر کی بناء پر کہ تشخیص کے مطابق آمد نہیں ہوتی ادھر دینے والوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ خرچ کو کم کرتے جائیں تاکہ انہیں چندہ کم دینا پڑے۔

اپنے لئے کریڈٹ حاصل کرنا

"اس طرح دونوں اپنے اپنے بچاؤ کی کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح اسلام کی جو ضرورت ہے اسے بالکل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اور ان پنچوں سے بھی اور ان پنچوں سے بھی دین کی ضرورت اور اسلام کی خدمت کے لئے آواز نہیں اٹھائی جاتی یہ یقینی اور واقعی بات ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو بھی بری کر دوں۔ اور مرکز میں کام کرنے والے عملہ کو بھی بری ٹھہراؤں مگر کوئی وجہ اس کے لئے معلوم نہیں ہوتی آپ لوگوں کا پورا زور اس بات کے لئے صرف ہو رہا ہے کہ خرچ کم کیا جائے اور کام کم کرنے والوں کی ساری کوشش یہ ہے کہ آمد کم دکھائی جائے۔ اس طرح دونوں کی غرض اپنے لئے کریڈٹ حاصل کرنا ہے۔ اور اصل میں یہی مرض ہے۔ جس کے علاج کی ضرورت ہے"

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء

—— (باقی) ——

بزرگوں اور عزیزوں کی وفات پر تعزیت کا اسلامی طریق

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام نے کسی عزیز کی وفات پر جزع فزع کی بجائے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہنے کی ہدایت فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو جو مصیبت کے وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔

اسلام کا نظریہ نہایت پاکیزہ اور معقول ہے۔ کیونکہ جب انسان مصیبت پر جزع فزع کر کے اور واویلا اور شور کر کے بالآخر صبر کرتا ہے تو کیوں نہ پہلے ہی خدا اور رسول کے حکم کے مطابق صبر کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ وہ صبر جس کا اجر خدا سے ملے گا وہ صدمہ اولیٰ کے وقت صبر دکھانے سے ملتا ہے۔

ہر چہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از کمال رسوائی

اسلام نے مرحومین اور پسماندگان کی تسلی اور تعزیت کے لئے جو صورت پیش کی ہے وہ نہایت اعلیٰ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت بلالؓ کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر عطا فرمائی اور آپ نے چاروں خلفاء کے زمانہ کو پایا۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آگیا ان کی بیوی اور بچے اس وقت موجود تھے۔ بیوی نے جان کندن کی حالت قریب دیکھ کر کہا واکرباہ ہائے گھبراہٹ ہائے گھبراہٹ۔ حضرت بلالؓ نے سن کر فرمایا۔ واطرباہ۔ واطرباہ کیسی خوشی ہے۔ کیسی خوشی ہے۔ گھر والوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا خوشی ہے اور آپ نے واطرباہ کس لئے کہا ہے۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا پہلے مجھے یہ بتایا جائے۔ ہائے گھبراہٹ کیوں کہا گیا ہے؟ بیوی نے کہا واکرباہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے اور پیچھے اولاد چھوڑ رہے ہیں تو اس وجہ سے مجھے غم و فکر ہے اور گھبراہٹ لاحق ہے۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا۔ تمہیں تو یہ فکر ہے مگر میں وفات کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہؓ اور نیک لوگوں سے ملنے والا ہوں۔ اور میرے لئے بہت خوشی کے سامان ہیں۔ اس لئے میں نے واطرباہ کہا۔

حضرت بلالؓ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں یہ نہایت پاکیزہ تعزیت اور تسلی کی صورت ہے کہ جب ایک مومن انسان اپنے مولا کریم کے حضور جاتا ہے تو دنیاوی رفقاء کی نسبت اگلے جہان میں بہتر رفیق مل سکتے ہیں اور خدائے رحیم کا سلوک اس مومن بندہ سے نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگلے جہان کا سلوک اور نعمتیں کیسی ہوں گی۔ اس کا ذکر حدیث قدسی میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِی مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (بخاری) کہ میں نے اپنے بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میں اپنے لڑکے عزیز فضل الرحمن طاہر کو یکم اگست کو لاہور میو ہسپتال سے ربوہ لے آیا ہوں۔ عزیز کی حالت بہت بہتر اور تسلی بخش ہے۔ معمولی زخم باقی ہیں۔ جو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ عشرہ تک مندمل ہو جائیں گے۔ جن بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں نے دعاؤں سے میری امداد فرمائی ہے میں ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ ابھی بچے کی صحت کاملہ کے لئے اپنی دعاؤں سے مستفیض فرماتے رہیں۔

نیز بنوں میں میرا داماد عزیزم عبد الرشید درد گردہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(قاضی عبد الرحمن)

(۲) خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی (جو علاج کے لئے مشرقی افریقہ گئے ہوئے ہیں) کے متعلق تازہ اطلاع ملی ہے کہ وہ کمپالہ میں زیر علاج تھے۔ اب علاج کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز نیروبی جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست ہے۔ خادم حسین محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ (م)

حضرت سیّدہ اُم ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرار داد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو حضرت سیّدہ اُم ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر انتہائی صدمہ ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اہالیان ربوہ اس صدمہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مرحومہ کی اولاد اور خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ دلی طور پر شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیّدہ مرحومہ وہ مبارک وجود اور خوش بخت خاتون تھیں جن کی ذات سے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی نشانات پورے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مبارک وجود کے ہم میں سے اٹھ جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوا ہے اپنے فضل سے اسے پورا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

یہ طلباء فوراً ربوہ پہونچ جائیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے مندرجہ ذیل طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ مطلع رہیں کہ ان کا انگریزی کے پرچہ بی کا امتحان دوبارہ جلد ہوگا۔ اس لئے یہ طلباء فوری طور پر (چار پانچ دن کے اندر اندر) سکول ہذا میں پہنچ جائیں اور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سے آمدہ رول نمبر سلپ اور دیگر کوائف دفتر سکول سے حاصل کریں

	رول نمبر	نام امیدوار	ولدیت
(۱)	۲۳۸۱۸	غلام احمد	محمد رمضان صاحب
(۲)	۲۳۸۲۵	اصغر علی اختر	رحمت اللہ صاحب

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

(م)

(۳) چوہدری مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا (مشرقی افریقہ) امسال ٹانگا میں منعقد ہونے والے کونسل کے الیکشن میں بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ ٹانگا میں یہ الیکشن پہلی بار ہو رہا ہے اور ۸ ستمبر کو اس الیکشن کا نتیجہ نکلے گا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ایاز صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ اور ان کے وجود کو جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ آمین (محمد شریف اشرف نظارت امور عامہ۔ ربوہ)

اہالیان محلہ دار الصدر غربی (ب) کی قرار داد تعزیت

اہالیان محلہ دار الصدر غربی (ب) کا ایک غیر معمولی اجلاس محلہ کی مسجد میں بعد نماز فجر مورخہ ۲ اگست کو منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی گئی۔

"ہم جملہ اہالیان محلہ دار الصدر غربی (ب) حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناگہانی اور اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ سیدہ صاحبہ مرحومہ کا وجود سلسلہ کے لئے نہایت مفید اور بابرکت تھا۔ آپ کی وفات سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا بجز اللہ تعالیٰ کے فضل کے پورا ہونا ممکن نہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام خاندان کو اور جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے

ہم اس سانحہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور ان کے سب بھائی بہنوں کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور سلسلہ کی خدمت کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔

صدر محلہ دار الصدر غربی (ب) ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس موقع پر شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں چند دن گزارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندے کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی۔ لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے چندہ کی آمد میں مزید اضافہ کی شدید ضرورت ہے تا اسی چندے سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے۔ پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ کی سالانہ شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اگر تمام اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے۔ بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے چند سالوں میں جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ بلکہ بہت سی جماعتیں اپنے بجٹوں سے زیادہ چندہ ادا کرتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔ ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور ان کی وجہ سے اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے

نظارت بیت المال نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا نہیں چاہتیں۔ تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسری تجویز پیش کریں۔ جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے گا

مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جائے جو پہلے ہی اپنا مقرر کردہ حصہ بخوشی ادا کر رہی ہیں

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ لہذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اسی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقمیں یہاں بھجوا دیں۔ اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ایسی اقساط سے وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ نیز احباب کو چاہیئے کہ اسی فصل سے جو اب اٹھائی گئی ہے اپنا پورا کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے۔ انہیں زیادہ ثواب ہوگا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں۔ اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے۔ جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکے گی

یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مہمان نوازی سلسلہ کی محبوب روایات میں سے ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر خرچ ہوتی ہے۔ جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے۔ پس جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے اس لئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ناظر بیت المال ربوہ

عشرہ تحریک جدید کیونکر منایا جائے؟

مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۲۵ جولائی ۱۹۵۸ء کے الفضل میں عشرہ تحریک جدید منانے کا اعلان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق بخشے اور ان کی مساعی میں خیر و برکت ڈالے۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء مستحضر رہیں تو انشاء اللہ کامیابی زیادہ ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں۔ پچھلا ہفتہ تحریک جدید کا ہفتہ تھا۔ اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے کئے اور تحریک جدید کے مختلف مقاصد کے متعلق لیکچر دیئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہو گیا جس کے حل کی فکر میں ہم تھے۔ اور جنہوں نے غفلت سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی۔ یا انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی۔ کیا انہوں نے چندے ادا کر دیئے اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہو گئیں؟ اگر تو ان جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے انہوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ تب یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ امسال نوجوانانِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات انشاء اللہ پوری کر دکھائیں گے۔ واللہ الموفق۔

وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار ملیر کے مقام پر کوٹھی والا بنگلہ سے متصل میدان میں منعقد ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی سالانہ اجتماع کمیٹی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ناظم عمومی کی زیر نگرانی پروگرام مرتب کرنے میں کوشاں ہے۔ اس شاندار اجتماع کے موقع پر جہاں علمی - دینی - تقریری - تحریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے وہاں کمیٹی کے زیر نظر اور بھی دلچسپ پروگرام ہیں۔ جن کو بہت جلد پیش کیا جائے گا

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس اعلان کے ذریعہ تمام سابق سندھ کی مجالس سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ کثیر تعداد میں اپنے نمائندے بھجوائیں گی نیز اس سلسلہ میں مفید مشوروں سے مطلع فرمائیں گی

والسلام

خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

تپ محرقہ (ٹائیفائڈ) — اور — اس سے بچنے کی تدابیر

تپ محرقہ ٹائیفائڈ بخار عموماً ان دنوں میں زیادہ تر پھیلتا ہے۔ یہ ایک متعدی بخار ہے جو غلاظت مکھیوں بیماری کے زہر سے آلودہ پانی اور مریض کا جھوٹا کھانے سے یہ بخار ایک دوسرے کو لگتا ہے۔ اکثر اوقات اس کا حملہ غیر محسوس طور پر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے گندہ پانی پی لیا جس سے تپ محرقہ کے جراثیم اندر چلے گئے پہلے دو تین روز تک کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ پھر آہستہ آہستہ جسمانی نظام میں خلل پڑنا شروع ہو جائے گا۔ ہضم میں خرابی اور بیشتر قبض کی شکایت ہو جائے گی ایک شام تھوڑا سے بخار ہوگا جو اگلی صبح اترنے کی بجائے دن بدن بڑھتا چلا جائے گا۔ پہلے پہل بستر میں آرام کی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی۔ لیکن بڑھتی ہوئی کمزوری کے سبب اب بستر میں لیٹنے کو جی چاہے گا۔ اس طرح سات آٹھ روز گذرنے کے بعد تھرمامیٹر لگا کر بخار دیکھا گیا تو پارہ ایک سو چار درجہ تک چڑھا ہوا ہے۔ بس جیسے۔ ٹائیفائڈ بخار ہو گیا۔

ڈاکٹروں نے اس بیماری کو اپنی مخصوص حالتوں کی مناسبت سے چار ہفتوں میں تقسیم کیا ہے چنانچہ پہلا ہفتہ یوں بے خبری کے عالم میں گزر جاتا ہے۔ اس کے بعد مریض کی حالت اور زیادہ خراب ہونے لگتی ہے۔ پیٹ میں گو درد محسوس نہیں ہوتا مگر یونہی خلل سا رہتا ہے۔ زبان بیچ میں سے بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے اور کناروں پہ سرخ نظر آتی ہے۔ کبھی کبھی پھٹ جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے۔ قبض کے علاوہ بعض اوقات دست بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ بخار بالکل نہیں اترتا۔ کھانسی لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔ پیٹ اور سینہ پر ارغوانی رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔ مگر یہ ہر کسی کو نہیں نکلتے اور عموماً دو تین ہفتوں میں غائب ہو جاتے ہیں بیماری کا حملہ معمولی ہو تو تیسرے ہفتے بیمار کی حالت اچھی ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو غشی سی طاری رہتی ہے۔ دل کی کمزوری اور سینہ کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ انسان سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے نقاہت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ آنتوں میں زخم ہو جاتے ہیں اور ان سے خون بہتا ہے جسم کے اندر زہریلے مادوں کی موجودگی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ پسینہ آتا ہے زبان خشک خراش دار ہونٹوں پہ پپڑیاں جمی ہوئی بول و براز کو روکنے کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ مریض کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ مگر کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ چوتھے ہفتے میں اکثر بیماروں کو افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ زبان صاف اور بھوک محسوس ہونے لگتی ہے۔ چونکہ یہ بیماری بہت سخت اور خطرناک ہے۔ اس لئے مریض کی حفاظت کے لئے ذیل کی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہیں:۔

کمرہ ہوادار بالکل صاف ہونا چاہیئے خاموشی اور سکون ضروری ہے۔ بیمار کا بستر کھڑکی کے بالمقابل نہ ہو۔ صبح و شام نیم گرم پانی سے اسفنج کیجئے۔ اگر اس پانی میں تھوڑا سا یو ڈی کلون ملا ہو تو اور بھی اچھا ہے چونکہ اس بیماری میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے اور دوران خون میں بھی خلل پڑ جاتا ہے۔ اس لئے خاص طور پر کمر کے لگنے کا خیال رکھیئے۔ مرض کے آخری دنوں میں کمزوری کی وجہ سے بعض اوقات مریض کو رات کے دوران میں پسینہ زیادہ آتا ہے ان دنوں میں باقاعدگی سے اسفنج کیجئے اور ہمیشہ دھلے ہوئے پاک صاف کپڑے پہنایئے خاص خاص باتیں یاد رکھنے کے قابل یہ ہیں:۔

ا۔ مریض کی نقل و حمل میں احتیاط سے کام لیں۔ کہیں آنتوں کے گھروں سے خون بہنا شروع نہ ہو جائے

ب۔ منہ اور زبان کو ہر وقت پاک و صاف رکھئے

ج۔ بیمار کے پہلو خود بدل دیجئے کیونکہ ایسے بیماروں میں اتنی سکت نہیں رہتی کہ وہ اپنے آپ پہلو بدل سکیں۔ اور کمر کے پیچھے تکئے وغیرہ کی ٹیک لگا کر ان کو آرام سے رکھیں۔ اس سے بستر کے اوراق اور کمر لگنے کی تکلیف پیدا نہ ہوگی

اس کے بعد مریض کی غذا کا مسئلہ درپیش ہے جو بجائے خود نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ٹائیفائڈ آنتوں کی بیماری ہے اور آنتیں نظام انہضام کا ایک ضروری حصہ ہیں اگر جن میں ہاضمہ کی قوتیں بڑی حد تک کمزور پڑ چکی ہوتی ہیں اس لئے شروع شروع میں پانی ایسی رکیک چیزوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں دینا چاہئے پانی جتنا بھی ہو سکے اچھی طرح پلانا چاہئے کیونکہ یہ زہریلے مادوں سے جسم کو پاک کرنے میں مدد دیتا ہے اور تپ محرقہ میں زہر تمام بدن پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ دودھ بڑی اچھی غذا ہے مگر اس کو بھی پانی میں ہلکا کر کے دینا چاہئے یا تھوڑا سا سٹریٹ کا سفوف ملا کر دینا چاہئے تاکہ جلدی ہضم ہو سکے نارنج کا چھنا ہوا عرق کچے انڈے اور دہی بھی مفید ہے بیماری کے آخری ہفتہ میں اگر مریض کی زبان تیز اور صاف ہو جائے اور وہ ٹھوس غذا مانگے تو روٹی مکھن یا گوشت اور ابلے ہوئے انڈے وغیرہ دیئے جا سکتے ہیں اور پھر جب تک بخار اتر نہ جائے ایسی ہی خوراک دیتے رہیئے بخار اترنے کے بعد جب بھوک محسوس ہو تو مچھلی چوزے وغیرہ پکا کر کھلایئے اور یوں آہستہ آہستہ حسب معمول غذا تک لے آیئے۔ دل ڈوبنے لگے تو محرک قلب دوائیں پلوایئے۔ بعض اوقات مریض کو نیند لانے کے لئے خواب آور دواؤں کی ضرورت پڑے گی۔ لوگ بےخوابی کی تکلیف معمولی ہو تو بیمار کو نیم گرم پانی سے اسفنج کرنے پہ یہ شکایت دور ہو جائے گی اگر پیٹ میں گڑبڑ ہو تو اسے کوئی گرم چیز دودھ وغیرہ پلائیں۔ اگر نیند نہ آنے کا باعث دردِ سر ہو جیسا کہ شروع میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ تو اس حالت میں ماتھے پہ برف کا تھیلا رکھیں پیٹ کا اپھارہ بڑھ جانے اور شدت میں زیادہ ہو تو یہ بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ انتڑیوں میں بھی سوجن پیدا ہو جائے۔ اس وجہ سے بستر اور پیٹ کے درمیانی پردے پہ زور پڑتا ہے اور یوں دل اور پھیپھڑوں کے عمل میں فرق آتا ہے۔ پیٹ پھولنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دودھ معدہ میں جا کر پھٹ جاتا ہے۔ ہوا پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ علامت ظاہر ہو تو مریض کو دودھ کی بجائے لسی پلانی چاہیئے۔

یہ بیماری چونکہ ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اس لئے اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے وہ تمام تدابیر اختیار کیجئے۔ جو عموماً چھوت سے بچنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ جو شخص تیمارداری کے لئے مریض کے پاس رہے گا اسے خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے مریض کے برتن بستر یا کسی دوسری چیز کو چھونے کے فوراً بعد ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھو لینا چاہیئے۔ اس کے ناخن نہایت مختصر ہونے چاہئیں اور اپنا کھانا وغیرہ کھانے سے پیشتر انہیں برش سے خوب صاف کر لینا چاہیئے۔ ایسے تیماردار کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ ٹائیفائڈ کا ٹیکہ بھی لگوائے تاکہ اسے کوئی خطرہ نہ رہے۔

ٹائیفائڈ کا ٹیکہ لگوانے سے جسم میں قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے جس سے بخار کے جراثیم جسمانی قویٰ کو مغلوب نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کی جانب سے ہر سال سکول ہیلتھ سروس کے پروگرام کے تحت ٹی اے بی یعنی ٹائیفائڈ کے انسدادی ٹیکے طلباء کو لگائے جاتے ہیں کسی علاقے میں یہ مرض شدت سے پھیلنے لگے تو مقامی مراکز صحت کے ذریعہ ایسے انسدادی ٹیکے لگانے کی مہم شروع کر دی جاتی ہے جس سے اس متعدی بخار پہ قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہ وبائی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

لیبارٹری معائنہ کے ذریعہ صحیح طور پہ تشخیص ہو سکتا ہے کہ مریض کے خون میں تپ محرقہ کے جراثیم ہی پائے جاتے ہیں یا اسے کوئی اور مرض لاحق ہے۔ مرض کی تشخیص پہ علاج معالجہ کا تمام تر دارومدار ہوتا ہے

ہماری حکومت نے اس متعدی اور م[illegible] موذی بخار کے قلع قمع کے لئے ہر قسم کے ضروری انتظامات کر رکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کا انسدادی ٹیکہ حفظ ماتقدم کے طور پہ لگوانا چاہتا ہے تو بلا روک ٹوک کسی مرکز صحت یا ہسپتال سے لگوا سکتا ہے۔ لیکن ان تمام انتظامات کے باوجود تپ محرقہ کے مرض کا مقابلہ اس وقت تک موثر اور کارگر طریق پہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم اپنے اجتماعی شعور کو بیدار کرتے ہوئے ماحول کی صحت و صفائی کا خیال نہ رکھیں۔

ہم سب پہ فرض عائد ہوتا ہے کہ صرف حکومت کی فراہم کردہ سہولیات سے فائدہ اٹھائیں اور بخار کو پھیلنے نہ دیں بلکہ محکمہ صحت سے تعاون کر کے صفائی کے معیار کو بلند کریں تاکہ تپ محرقہ کہیں بھی سر نہ اٹھائے۔

(شہباز)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

معنی نختم علیٰ افواھھم

این شناس این است رہ رو را مہم
تا زرہ خاتم پیغمبراں
بوکہ برخیزد ز لب ختم گراں
ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند
آں بدین احمدی برداشتند
قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود
از کف انا فتحنا برکشود
او شفیع است ایں جہاں وآں جہاں
ایں جہاں در دین وآں جاں در جناں
پیشہ اش اندر ظہور و در کموں
اھد قومی انھم لایعلمون
باز گشتہ از دم او ہر دو باب
در دو عالم دعوت او مستجاب
بہر این خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود و نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو ہست
در کشاد ختمہا تو خاتمی
در جہان روح بخشان حاتمی
ہست اشارات محمد المراد
کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد"

(مثنوی مولانا روم دفتر ششم صہ
مطبوعہ نولکشور ۱۹۱۶ء)

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

(مینجر الفضل)

حضرت سیدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود باجود کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیوں کو پورا فرمایا۔ آپ کی وفات کا صدمہ تمام افراد جماعت اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے حد درجہ تکلیف اور غم کا باعث ہے۔ لیکن ہم اپنے آقا اور مولا کی اقتداء میں یہی کہتے ہیں

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضٰی بہ ربنا۔

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اسے وہ اپنے فضل اور رحمتوں سے پُر فرمائے۔ اور سیدہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

قائم مقام نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس بتاریخ ۲ اگست ۵۸ء صبح سات بجے مکرمہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ربوہ کی زیر صدارت دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوا۔

"ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام مرزا ناصر احمد صاحبؓ حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا اور آپ کو کئی امتیازی شرف حاصل تھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین کی پہلی بہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم اول تھیں۔ آپ کے اس امتیازی شرف کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عظیم الشان الہامات آپ کے ذریعہ پورے ہوئے۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ سلجھی ہوئی طبیعت رکھنے کے علاوہ تقویٰ شعار باوقار۔ مخلص اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی تھیں

اور اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے کاموں اور اجلاسوں میں آخری عمر میں بھی ناسازی طبع اور کمزور ہونے کے باوجود شامل ہوتی تھیں اور اپنی ہدایات اور ارشادات سے نوازتی تھیں۔ نہایت درجہ رنج دہ بات ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آپ کے مبارک وجود سے محروم ہو گئی ہے۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت اقدس اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی ضعیفہ والدہ و برادران و ہمشیرگان اور آپ کے صاحبزادگان و صاحبزادیوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہیں کہ وہ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطاء فرمائے۔ غمگین دلوں کو آپ سہارا بخشے اور سیدہ مرحومہؓ کی وفات سے جو خلاء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں واقعہ ہو گیا۔ اسے آپ اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کراچی

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی نے جملہ ممبرات کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں:

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ کراچی کے لئے از حد صدمہ کا موجب ہوئی۔ میں جملہ ممبرات کی طرف سے حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات پر گہری ہمدردی کا اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیدہ مرحومہؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

(صدر لجنہ اماء اللہ کراچی)

جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہؓ کی وفات پر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی تعزیت اور ہمدردی کے جذبات پیش کرتی ہے۔

(صدر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ)

محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

مؤرخہ یکم اگست سنہ ۵۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کے جملہ اہالیان کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت باتفاق رائے منظور کی گئی:۔

"ہم اہالیان محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ حضرت اُمّ ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سیدہ مرحومہؓ کے اقرباء کے ساتھ اس صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحومہؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے خاص قرب سے نوازے۔ آمین۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق خواتین مبارکہ میں سے تھیں ان کی وفات سے جو خلا خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت میں واقع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پُر کرے اور جو برکات آپ کی ذات سے وابستہ تھیں اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھے اور ہم سب کو اس صدمہ کی برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔" (پریذیڈنٹ محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کنری

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں:۔

"ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کنری کیلئے حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات انتہائی صدمہ کا موجب ہوئی۔ جمعہ کے روز لجنہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے سب بہنوں نے متفقہ طور پر تعزیت کی قرارداد منظور کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین"

(صدر لجنہ اماء اللہ کنری)

کامیابی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شریف احمد صاحب اشرف ابن مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عربک ٹیچر اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا فائنل امتحان خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام کی دعاؤں کی برکت سے پاس کر لیا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی اس کے لئے اور ہم سب کیلئے اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور عزیز کو مزید ترقیات سے نوازے۔

(میاں) غلام احمد سٹینو گرافر لائل پور

محترم میاں غلام احمد صاحب نے اپنے عزیز بھائی کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں دس روپیہ اعانت الفضل کے لئے دیئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

خاکسار کی پوتی اور ملک بشیر احمد صاحب کی لڑکی نصیرہ اختر نے امسال بی اے و بی ایڈ آنرز کے امتحان میں اپنے کالج کی جملہ ہم جماعت طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ کامیابی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت کا نتیجہ ہے۔

(احقر ملک گل محمد پنشنر ربوہ)

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر قیام و رکوع و سجود تفصیل نماز جمعہ و عیدین۔ نکاح و استخارہ و جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۴ آنے میں پہنچا دی جائیگی۔ پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۲/۱۴ گولیمار کراچی سے طلب کریں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام
سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴